© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری اور سزایابی کا حال ہندوستان کے انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہوچکا ہے، مسلمانوں نے مولانا کی گرفتاری پر اپنے جس غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جگہ جگہ ہڑتالیں ہوئیں، جلوس نکالے گئے اور جلسے ہوئے، اخبارات نے مقالاتِ افتتاحیہ لکھکر اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا۔ عربی کے مشہور مصرعہ "عند الشدائد تذهب الاحقاد" "مصیبتوں کے وقت دشمنیاں مٹ جاتی ہیں" کے مطابق اس عام احتجاج میں، سیاسیات میں مولانا کے ہم خیال و شریک عمل حضرات کے دوش بدوش وہ اصحاب بھی نظر آتے ہیں جو علمی اور عملی کمالات کی بنا پر مولانا کے ساتھ ذاتی عقیدت رکھتے ہیں۔ مگر سیاسی مسلک میں ان کے ہم نوا نہیں ہیں، اختلافِ آرا و خیالات کے باوجود مولانا کی گرفتاری پر مسلمانوں کا یہ متفقہ اور متحدہ احتجاج مولانا کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی روشن دلیل ہے جس کے وہ جانشین حضرت شیخ الہند ہونے کی حیثیت سے بجا طور پر مستحق ہیں۔

مولانا کی نسبت یہ سب کو معلوم ہے کہ ان کی اولین حیثیت دارالعلوم کے صدر الاساتذہ کی ہے اور ان کی سیاسی سرگرمیاں جس حد تک بھی ہوں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس بنا پر ایسی صورت میں جبکہ دارالعلوم کا تعلیمی سال قریب الختم ہے حکومت کا مولانا کو گرفتار کرلینا سینکڑوں طلبا علوم دینیہ کے لئے جو آجکل دارالعلوم کے دورۂ حدیث میں شامل ہیں کس درجہ عظیم . . نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔ غالباً حکومت کو اس کا پورا اندازہ نہیں ہے، یورپین ممالک میں مذہبی رہنماؤں اور یونیورسٹیوں کو پروفیسروں کے سیاسی رہنماؤں کی بہ نسبت اپنے سیاسی آرا و افکار کو ظاہر کرنے کی آزادی نسبتہً زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جس ملک میں ہم زندگی کا سانس لے رہے ہیں ایک ترجمانِ حقیقت

© rasailojaraid.com